(S_1996_9_67_69)

سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 9 ایس سی آر

سی۔ایس۔وینکٹا سبرامنین

بنام

اسٹیٹ بینک آف انڈیا

21 نومبر 1996

[کے۔راماسوامی اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر 3، قاعدہ 4(2)-وکیل کی تبدیلی-کے لیے درخواست-مؤکل کے مفادات کے خلاف کام کرنے والا وکیل-دوسرے وکیل کو شامل کرنے کے لیے" این۔او۔سی" مانگنے والا مؤکل-فیس کی ادائیگی پر اصرار کرنے والا اور رضامندی دینے سے انکار کرنے والا وکیل-عدالت کی اجازت کے ساتھ وکیل کی تبدیلی کی درخواست-منعقد ہوئی، ذیل کی عدالتیں اس بات میں حق بجانب تھیں کہ وکیل حق کے معاملے میں فیس کا حقدار نہیں تھا-وکیل رضامندی دینے کی شرط کے طور پر فیس پر اصرار نہیں کر سکتا-وکیل کے برتاؤ سے اس پر اعتماد ختم ہوا مؤکل کے ذریعہ-مؤکل وکیل کو تبدیل کرنے کا حقدار ہے-اپیل کنندہ وکیل کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ وکیل کو تبدیل کرنے کے لئے غیر مشروط رضامندی دیں-مدعاعلیہ مؤکل اپیل کنندہ کو تامل ناڈو لیگل پریکٹیشنز فیس رولز 1973 کے تحت طے شدہ فیس کا چوتھائی حصہ ادا کرے گا۔مشق اور طریقہ کار؛ پریکٹس اور سرکلر آرڈرز کے سول رولز (جلد 1) (جیسا کہ تمل ناڈو میں لاگو ہوتا ہے) - رول A-20؛ تمل ناڈو لیگل پریکٹیشنز فیس رول، 1973۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15418 آف 1996۔

1996 کے سی۔آر۔پی۔نمبر 711 میں مدراس عدالت عالیہ کے 96-3-29 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے ایف۔ایس۔نریمن، اشوک ساگر اور محترمہ پونیتا سنگھ۔

مدعا علیہ کے لئے آر۔موہن اور وی۔جی۔پرگاسم۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے ماہرین وکلاء کی بات سنی ہے۔

اپیل کنندہ ایک وکیل ہے، اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے وکیل کے طور پر پیش ہوا، اس نے 2.42 کروڑ روپے کی وصولی کے لیے ذیلی عدالت، کوئمبٹور کی فائل پر مقدمہ، یعنی اُو۔ایس نمبر 8/1985 دائر کیا۔ آر ایم ٹی ڈرل (پی) لمیٹڈ اور اس کے شراکت دار۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے ایک اطلاع عام جاری کیا تھا جس میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ سی۔وی۔رامسوامی ولد وینکٹا سوبا نائیڈو اور دیگر نے دستاویز حقیقت کھو دیے ہیں اور وہ اصل بیع نامہ نمبر 669 مورخہ 21 میں بیان کردہ زمین کو الگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔فروری 1972 اور اعتراضات کی دعوت دی۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ مذکورہ افراد نے جواب دہندگان کے پاس فروخت کے دستاویز میں شامل جائیدادوں کا قیاس کیا تھا اور جواب دہندگان کے پاس دستاویز حقیقت جمع کرائے تھے اور اپیل کنندہ کو اس کا علم تھا کہ بینک کے وکیل اس میں مصروف تھے۔ بینک کے ساتھ دعویٰ حقیقت ظاہر ہے، اس لیے، اشاعت کو دیکھنے کے بعد، جواب دہندگان کا اپیل کنندہ پر سے اعتماد ختم ہو گیا جس نے بینک کے مفاد کے خلاف کام کیا تھا۔لہٰذا، افسران نے ان سے کہا تھا کہ وہ ”این او سی“ دیں

تاکہ وہ کسی اور وکیل کو شامل کرنے کے قابل ہوسکیں۔اگرچہ وہ یہ کہنے میں حق بجانب تھے کہ وہ اپیل کنندہ کے محرکات کے بغیر مستعدی سے دعویٰ میں بینک کی طرف سے پیش نہیں ہو رہے تھے،اس نے اس کا فائدہ اٹھایا تھا۔جس کی وجہ سے اپیل کنندہ کو اپنی فیس کا دعویٰ کرنا پڑا۔اس نے اصرار کیا کہ جب تک فیس ادا نہیں کی جاتی وہ پیش ہونے سے انکار کردے گا اور رضامندی دینے سے انکار کردے گا جس کی وجہ سے بینک کو اختیار کو منسوخ کرنے کے لیے درخواست دائر کرنے کی ضرورت ہے اور کسی اور وکیل کو شامل کرنے کی اجازت ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے خط لکھ کر افسر سے معافی مانگنے پر بھی زور دیا تھا۔مذکورہ بالا حالات میں افسر نے صحیح طور پر کوئی معافی نہیں مانگی تھی۔سوال یہ ہے کہ کیا عدالت کو مقدمہ چلانے کے لئے مدعاعلیہ بینک کی طرف سے پیش ہونے کے لئے وکیل کو مشروط اجازت دینی چاہئے تھی۔درخواست گزار کے سینئر وکیل جناب ایف ایس نریمن نے دلیل دی کہ سی پی سی کے آرڈر 3، رول 4(2) اور سول رولز آف پریکٹس کے رول 20-اے کے تحت فریقین کے لئے یہ کھلا ہے کہ وہ یا تو وکیل کو تبدیل کرسکتے ہیں یا عدالت کی رضامندی یا اجازت سے نئے وکیل کی خدمات حاصل کرسکتے ہیں۔جب تک اجازت نہیں دی جاتی،فریقین کی جانب سے پیش ہونے والی رضامندی ریکارڈ پر رہنے کی حقدار ہے۔ریکارڈ سے دستبرداری اور مدعاعلیہ بینک کی طرف سے کسی دوسرے وکیل کو پیش ہونے کی رضامندی دینے کی شرط کے طور پر،اپیل کنندہ فیس کی ادائیگی پر اصرار کرنے کا حق دار ہے۔ٹرائل کورٹ نے اس کو قبول نہیں کیا تھا اور نظرثانی میں عدالت عالیہ نے 29 مارچ 1996 کو سی آر پی نمبر 711/96 میں متنازعہ حکم میں ماتحت جج کے حکم کی توثیق کی ہے۔جب تک کارروائی مکمل نہیں ہوجاتی اپیل کنندہ کو فیس وصول کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ہمیں شری نریمن کی دلیل میں کوئی قوت نظر نہیں آتی۔درخواست گزار اصرار نہیں کرسکتا کہ رضامندی دینے کی شرط کے طور پر فیس کی ادائیگی۔وکیل کے طرز عمل کی وجہ سے مدعاعلیہ کی طرف سے اس پر اعتماد ختم ہوگیا۔لہٰذا مدعاعلیہ بینک کو وکیل تبدیل کرنے کا حق حاصل ہے۔لیکن ان حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مدعاعلیہ نے مقدمے کے کامیاب انعقاد پر اپیل کنندہ پر اعتماد اور اعتماد کھو دیا تھا،انہیں لازمی طور پر ایڈووکیٹ کو تبدیل کرنا پڑا اور اپیل گزار نے غلط طور پر جواب دینے سے انکار کردیا تھا۔عدالت نے درست کہا کہ وہ حق کے طور پر فیس کی ادائیگی کا حقدار نہیں ہے۔درخواست گزار کارروائی مکمل ہونے تک فیس کی ادائیگی پر اصرار نہیں کرسکتا۔اسے جواب دہندہ سے اسی کی بازیابی کے لئے آزاد چھوڑ دیا جاسکتا ہے۔

تاہم، ہم سمجھتے ہیں کہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ درخواست گزار نے معاملات کے تصفیے تک کام کیا تھا اور اس نے جزوی طور پر بینک کی طرف سے ثبوت وں کی قیادت کی تھی اور بینک کی طرف سے مقدمے کی سماعت جزوی طور پر مکمل ہوئی تھی، حقائق اور حالات کی بنیاد پر، ہم سمجھتے ہیں کہ تمل ناڈو لیگل پریکٹیشنرز فیس رولز کے تحت طے شدہ فیس کا ایک چوتھائی، 1973 منصفانہ اور مناسب ہوسکتا ہے.لہذا، مدعا علیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایڈوکیٹ کو شامل کرنے کے لئے غیر مشروط رضامندی دے۔اسی طرح، مدعا علیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ درخواست گزار کو طے شدہ فیس کا ایک چوتھائی سے زیادہ ادا کرے۔اس کی رضامندی دینا پیشگی شرط نہیں ہے۔ہم نے کارروائی کی کثرت سے بچنے کے لئے یہ راستہ اپنایا ہے۔

اس کے مطابق اپیل نمٹا دی جاتی ہے، بنا لاگت کے۔

آر۔ پی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24